تحریک تعمیر مسجد لندن

از

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

تحریک تعمیر مسجد لندن

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

ولایت کی تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس عمدگی اور کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے وہ آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں کیونکہ ہمیشہ اس کام کے متعلق رپورٹیں شائع ہوتی رہتی ہیں جس وقت سے یہ کام شروع کیا گیا ہے ہمارے ولایت کے مبلغین برابر اس امر پر زور دیتے رہتے ہیں کہ اس وقت تک یہ کام کما حقہٗ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی مسجد نہ ہو اور اپنا مکان نہ ہو۔ کیونکہ مسجد نہ ہونے سے لوگوں کی توجہ ہمارے کام کی طرف منتقل نہیں ہوتی اور وہ ہمارے کام کو ایک مذہبی تبلیغ نہیں بلکہ ایک پُر اسرار تحریک خیال کرتے ہیں اور اپنے مکان کے نہ ہونے کے سبب سے جلدی جلدی نقل مکانی کرنی پڑتی ہے جس کے باعث تبلیغ کا خاص مرکز قائم نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مبلغین کی یہ درخواست واقعی قابل توجہ ہے مگر میرے نزدیک اپنی مسجد کے بنوانے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ کچھ خاص برکات ہیں جو بغیر مسجد کے حاصل نہیں ہوتیں۔ پس ان کے حاصل کرنے کے لئے مسجد کی تعمیر نہایت ضروری ہے۔ اور یہ موقع اس کام کے لئے سب سے بہتر ہے کیونکہ اس وقت پونڈ کی قیمت گری ہوئی ہے اور ہم اگر یہاں سے دس روپے بھیجیں تو ولایت میں اس کے بدلہ میں ایک پاؤنڈ مل جاتا ہے۔ گویا اس وقت روپیہ بھیجنے سے ہمیں ڈیوڑھا روپیہ ملنے کی اُمید ہے۔ پس ان تمام اُمور کو مدنظر رکھ کر مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسی ماہ میں ایک معقول رقم جس کا اندازہ تیس ہزار کیا جاتا ہے مسجد لندن کے لئے یہاں سے بھجوا دی جائے جو امید ہے کہ وہاں پچاس ہزار کے قریب ہو جاوے گی اور اس سے ایک گذارہ کے قابل مسجد اور مختصر مکان بن سکے گا اور مَیں اس اعلان کے ذریعہ تمام احمدی احباب کو توجہ دلاتا

ہوں کہ وہ جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے اپنے چندے فوراً بھجوا دیں تاکہ اسی ماہ ولایت روانہ کئے جاسکیں۔ گو اس قدر رقم کا اس قدر قلیل عرصہ میں ہماری جماعت کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جمع ہونا بادی النظر میں مشکل معلوم ہوتا ہے خصوصاً جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک کثیر رقم ماہوار چندہ کے طور پر ادا کرتے ہیں۔ لیکن اس جماعت کے اخلاص اور اس کام کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مرد اور عورتیں اس کارِ خیر کے پورا کرنے میں دلی جوش سے قدم بڑھائیں گے۔ اور اس امر کو ثابت کردینگے کہ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعتیں جب کسی کام کے لئے ارادہ کرلیتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو کرکے چھوڑتی ہیں۔ مؤمن کے اخلاص اور اس کے عزم کے سامنے دنیا کی کوئی مشکل نہیں ٹھہر سکتی اور پہاڑ بھی اس کے سامنے کائی کی طرح اُڑ جاتے ہیں اور دریا پایاب ہوجاتے ہیں پس اے جماعت احمدیہ کے احباب! تم اس کام کے لئے عزم کرلو اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس کے لئے اُٹھو اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دیکھو کہ وہ کس طرح تمہاری مدد کرتا ہے کیونکہ یہ کام درحقیقت خدا تعالیٰ کا کام ہے اور تم صرف ایک ہتھیار ہو جسے زبردست ہستی نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا ہے۔

مَیں اس موقع پر ان احباب کو خاص طور توجہ دلاتا ہوں جن کو خدا تعالیٰ نے صاحبِ ثروت کیا ہے وہ اس امر کو دیکھیں کہ ان کے دوسرے بھائی جو ابھی حق کے پانے سے محروم ہیں کس طرح نام و نمود کی غرض سے دس دس بیس بیس ہزار روپیہ خرچ کرکے ایسے مقامات پر مساجد تیار کراتے ہیں جہاں مساجد کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے حصول اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ان سے بڑھ کر نہیں تو ان کے برابر تو ہمت دکھائیں۔ مگر نہیں یہ ایک مایوسی کا کلمہ ہے اور مؤمن مایوس نہیں ہوتا۔ مَیں یہی کہوں گا کہ بہرحال وہ ان سے بڑھ کر ہمت دکھائیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دُعاؤں کے مستحق بنیں۔ وہ یاد رکھیں انگلستان وہ مقام ہے جو صدیوں سے تثلیث پرستی کا مرکز بن رہا ہے اور اس میں ایک ایسی مسجد کی تعمیر جس پر سے پانچ وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صدا بلند ہو کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس کے نیک ثمرات نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتے رہیں گے اور تاریخیں اس کی یاد کو تازہ رکھیں گی۔ وہ مسجد ایک نقطۂ مرکزی ہوگی جس میں سے نورانی شعاعیں نکل کر تمام انگلستان کو منور کردینگی۔ بیشک اس سے پہلے بھی وہاں ایک مسجد قائم ہے مگر وہ ایسے وقت

میں بنائی گئی تھی جبکہ اس مسجد کی ضرورت نہ تھی اور صرف اسلام کا نشان قائم کرنے کے لئے اُسے تیار کیا گیا تھا۔ مگر یہ مسجد ضرورت پڑنے پر تعمیر ہوگی۔ پس یہی مسجد پہلی مسجد کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کی تعمیر کے پہلے دن سے ہی اس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ بلند ہونا شروع ہو جائے گا جبکہ پہلی مسجد سالہا سال تک مقفل اور بند رہی ہے۔ پس اے صاحب ثروت احباب! بلند حوصلگی سے اُٹھو اور ہمیشہ کے لئے ایک نیک یادگار چھوڑو تا ابدی زندگی میں اس کے نیک ثمرات پاؤ۔ وہ ثمرات جن کی لذت کا اندازہ انسانی دماغ کر ہی نہیں سکتا اور یاد رکھو کہ غرباء ہزاروں طریق سے خدمت دین کر کے ثواب کما رہے ہیں۔ اور اس کام میں بھی وہ اپنے ذرائع کے مطابق یہی کوشش کریں گے کہ اپنے امیر بھائیوں سے آگے نکل جاویں کیونکہ وہ خدمات دین کرتے کرتے بوجھ اُٹھانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدی احباب کے قلوب کو کھول دے اور ان کے حوصلوں اور ذرائع کو وسیع کر دے۔ اور اس کام کے بہت جلد تکمیل کو پہنچنے کے سامان پیدا کر دے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

مکرر یہ کہ مَیں اس حد تک لکھ چکا تھا کہ مَیں نے قادیان کے احباب کو جمع کر کے چندہ کی تحریک کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ ہزار کے قریب چندہ قادیان سے ہی ہو گیا۔ دوسرے دن پھر عورتوں اور مردوں میں تحریک کی تو چندہ کی مقدار گیارہ ہزار سے بھی بڑھ گئی اور بارہ ہزار کے قریب پہنچ گئی جس میں سے سات ہزار وصول بھی ہو چکا ہے اور باقی بہت جلد وصول ہو جائیگا۔ انشاء اللہ اس غریب جماعت سے اسقدر چندہ کی وصولی خاص تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا اور اس کا وہی لوگ ٹھیک اندازہ کر سکتے ہیں جنھوں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ اخلاص تو نیا نہیں پیدا ہوتا۔ وہ تو دل میں پہلے سے ہوتا ہے مگر اس کے اظہار کا یہ ایک خاص موقع تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ قادیان کے احمدیوں کا اخلاص اُبلنے کے درجہ پر پہلے سے پہنچا ہوا تھا اور صرف بہانہ ڈھونڈ رہا تھا اور مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشۂ محبت میں چُور نظر آتے تھے۔ عورتوں کا ہی چندہ دو ہزار سے بڑھ گیا اور قریباً سب کا سب فوراً وصول ہو گیا۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اُتار دیئے اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دیکر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا۔ اور پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ

دیا۔ بچوں کے جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچہ نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے مجھے ساڑھے تیرہ روپے بھیجے کہ مجھے جو پیسے خرچ کرنے کے لئے ملتے تھے، ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا وہ میں سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں نہ معلوم کن کن اُمنگوں کے ماتحت اس بچّہ نے وہ پیسے جمع کئے ہونگے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ ان اُمنگوں کو بھی قربان کروا دیا۔ اَنْبَتَہُ اللّٰہُ نَبَاتًا حَسَنًا۔ مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سو سے بھی کم ہیں اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ اور ان کی مالی حالت کو مدِنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے بھی محرومی اختیار کرلی۔ اسی طرح ٹریننگ کلاس کے طلباء نے جن کی کل تعداد اٹھارہ ہے، ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ مدرسہ ہائی کے بچوں نے چھ سو کے قریب چندہ لکھوایا۔ غرض بچوں نے بھی اس اخلاص کا نمونہ دکھایا جو دوسری اقوام کے بڑوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

یہ حال جب عورتوں اور بچوں کا تھا جو بوجہ کمئ علم یا قلتِ تجربہ کے دینی ضروریات کا اندازہ پوری طرح نہیں کر سکتے تو مردوں کا کیا حال ہوگا۔ اسے خود قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ایک بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی جنھوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ جن میں سے ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی جنھوں نے تین تین چار چار گنے چندہ لکھوایا۔ بعض لوگوں کا حال مجھے معلوم ہؤا کہ جو کچھ نقد پاس تھا انہوں نے دیدیا اور قرض لیکر کھانے اور پینے کے لئے انتظام کیا۔ ایک صاحب نے جو بوجہ غربت زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کر سکتے تھے نہایت حسرت سے مجھے لکھا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں میری دکان کو نیلام کر کے چندہ میں دیا جاوے۔ گو ان کی اس درخواست کو مَیں قبول نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اس سے اس اخلاص کا پتہ لگتا ہے جو انکے دلوں میں موجزن تھا۔ بعض لوگوں نے سکنی زمینیں چندہ میں دیدیں۔ غرض بےنظیر قربانی کے ساتھ قادیان کی غریب جماعت نے بارہ ہزار روپیہ کے قریب چندہ لکھوایا اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس میں سے اکثر حصہ نقد وصول ہو گیا اور لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ چندہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کر کے اپنے وعدے ادا کردیئے اور باقی بھی عنقریب انشاء اللہ وصول ہو جاوینگے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

میرا قادیان کے حالات کے بیان کرنے سے جہاں یہ مطلب ہے کہ بیرون جات کے احباب

کو تحریک پیدا ہو وہاں میرا یہ بھی منشاء ہے کہ میں اس غلط فہمی کو دُور کروں جو بعض بیرونی جماعتوں میں پھیلی ہوئی ہے کہ قادیان کے لوگ دینی کاموں میں حصہ نہیں لیتے۔ چنانچہ اسی جلسہ پر مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ آپ قادیان کے لوگوں کو باہر نکالیں کہ کچھ کام بھی کریں اور چندہ بھی دیں اور بوجھ نہ بنیں۔ حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ چند معذور آدمیوں کے سوا باقی تمام کے تمام احباب قادیان سخت محنت سے اپنی روزی کماتے ہیں اور اپنے فارغ اوقات کو دین کی اشاعت کے لئے صرف کرتے ہیں اور اپنے مالوں میں سے عموماً دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ حصہ خدا کی راہ میں نکالتے ہیں۔ غرض ان کے اموال اور ان کی جانیں خدا کی راہ میں قربان ہو رہی ہیں۔ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہی کے نقش قدم پر چل کر باہر کی جماعتیں کوشش کریں تو تیس ہزار تو کیا چیز ہے، ایک ماہ میں دو لاکھ روپیہ کا جمع ہو جانا بھی کچھ مشکل نہیں۔ کم سے کم وہ لوگ جن کو قادیان کے احمدیوں پر شکوہ ہے۔ ان سے میں امید کرتا ہوں کہ اس موقع پر اپنے شکوہ کو عملی طور پر سچا ثابت کر کے دکھائیں گے تاکہ ان کے اس گناہ کا بھی کفارہ ہو جاوے جو اپنے بھائیوں پر بدظنی کر کے ان سے سرزد ہوا ہے۔

قادیان کے چندہ کے ساتھ ہی میں احباب کو یہ بھی خوشخبری سناتا ہوں کہ امرتسر اور لاہور کی جماعتوں نے بھی (جو اس بدظنی سے جس کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے پاک ہیں اور بوجہ قرب اور کثرت تعلقات کے حقیقت سے آگاہ ہیں) خاص ایثار سے کام لیا ہے۔ خصوصاً امرتسر نے کہ جہاں کی بالکل غریب اور قلیل جماعت نے دو ہزار سے اوپر چندہ لکھوایا ہے۔ لاہور کا چندہ ابھی ہو رہا ہے لیکن اس وقت تک جو اطلاع ملی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس ہزار روپیہ سے انشاء اللہ اوپر ہی چندہ ہو جاوے گا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

اس رفتار سے میں سمجھتا ہوں کہ گورداسپور، امرتسر اور لاہور اور دوسرے مقامات کے چندے ملکر یہ تیس ہزار کی رقم جس کا میں نے شروع میں اعلان کیا ہے، ان تینوں ضلعوں سے ہی پوری ہو جاوے گی اور احمدیوں کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے میں ڈرتا ہوں کہ اس سے دوسری جماعتوں کو سخت صدمہ ہوگا کیونکہ ایسے اعلیٰ درجہ کے ثواب کا موقع ان کے ہاتھوں سے نکل جاوے گا۔ پس میں اس اعلان کی رقم کو بڑھا کر ایک لاکھ کر دیتا ہوں تاکہ تمام جماعتہائے احمدیہ اپنے اخلاص کا اظہار کر سکیں۔ اور ثواب حاصل کرنے کا موقع پاویں اور یہ رقم بھی کچھ زیادہ نہیں ہے کیونکہ اگر گورداسپور، امرتسر اور لاہور کی جماعتیں تیس ہزار روپیہ جمع کر سکتی ہیں تو بقیہ جماعتوں کے لئے ستر ہزار روپیہ جمع

کرنا بہت زیادہ آسان ہے اور اگر ایک ماہ کے اندر یہ جمع ہو جاوے تو ولایت میں یہ رقم قریباً بارہ ہزار پاؤنڈ یا ایک لاکھ اسّی ہزار کے قریب ہمیں مل جاویگی۔ جس کو اس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے کہ علاوہ مسجد کی تیاری کے اسی رقم سے آئندہ ولایت کی تبلیغ اور امریکہ کی تبلیغ کے اخراجات بھی نکالے جا سکتے ہیں اور جماعت کی آئندہ کوششیں ایشیا اور افریقہ کی تبلیغ کی طرف منتقل ہو سکتی ہیں۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اس رقم کو ہر ایک احمدی اس طرح پورا کرنے کی کوشش کریگا کہ گویا اس کام کا سب بوجھ اسی پر ہے اور اس اکیلے نے اس کام کو کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کام کے پورا کرنے کی توفیق دے اور آپ کی ہمتوں کو بلند اور آپ کی نیتوں کو خالص کرے اور آپ کے کاموں میں برکت دے اور اسلام کی شان کو آپ لوگوں کے ہاتھ پر ظاہر کرے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن؛

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی